خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
7- جون 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 126 بدھ - 8 محرم - 1416ھ ' 7 احسان 1374ھش ' 7 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے

یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے۔ اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

زندگی کی اصل غرض اور مقصود تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے مگر اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ عام طور پر لوگ اس غرض اور مقصود کو فراموش کر چکے ہیں اور کھانے پینے اور حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرنے کے سوا اور کوئی مقصود نہیں رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا کو پھر اس کی زندگی کی غرض سے آگاہ کرے اور یہ فناء قہری اس کو رجوع کرائے گی۔

اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی اچھا ہے کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اس کو ایک بصیرت ملتی ہے جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعام اور اکرام پر غور کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بچتے ہیں، لیکن ایک قسم لوگوں کی ایسی بھی ہے جو اس کے قہر سے ڈرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو۔

(ملفوظات جلد صفحہ ۶۲۹)

امسال میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کیلئے

اعلان

○ جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہوں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں۔

۱- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہو گا اور Apptitude Test ہو گا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہو گا۔

۲- امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو۔

۳- کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

۴- مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

۵- میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد ۱۷ سال اور ایف اے / ایف ایس سی کے لئے ۱۹ سال ہے۔

۶- امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو (جو کہ فضل عمر ہسپتال میں ہو گا) رزلٹ کا انتظار نہ کریں داخلہ کے لئے انٹرویو ۲۰-۸-۹۵ کو ہو گا جب نتیجہ نکل آئے تو اس کی فوٹو کاپی فوری طور پر ارسال کر دیں

(وکیل الدیوان تحریک جدید - ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پبلشر ماہنامہ انصار اللہ اطلاع دیتے ہیں کہ محترم حسن محمد خان عارف صاحب سابق نائب وکیل التبشیر حال ٹورانٹو بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد رفیق قریشی صاحب جو کہ اسلام آباد میں مقیم ہیں دو روز قبل بعارضہ ہارٹ اٹیک بیمار ہو گئے ہیں اور اس وقت C.M.H راولپنڈی میں زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء عطا فرمائے۔

اللہ کے ذکر کے تقاضوں کو ایک عاشق کی طرح پورا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جنہوں نے خدا سے تعلق توڑ لیا ہے اور کلیۃً دنیا کے ہو گئے ہیں۔ ان سے اگر میل جول بڑھاؤ گے، ان سے تعلقات رکھو گے تو تم پر بھی، تمہاری اولادوں پر بھی، دنیا کے بد اثرات اس حد تک غالب آسکتے ہیں کہ تمہیں انہی کی طرح دنیا کمانے کا شوق ہو جائے اور انہی کی طرح اپنی بڑائی ان باتوں میں دیکھو جو باتیں اللہ کے نزدیک بے معنی اور عارضی اور سطحی ہیں۔ اور اہل خرد جو خدا تعالیٰ کا تصور اور اس کی یاد رکھتے ہیں ان کے نزدیک یہ شیخیوں کی باتیں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتیں کہ کتنا کسی نے کیا کر لیا اور کس طرح وہ رہا۔ یہ عارضی دنیا کی باتیں ہیں اور ان پر لذتیں لے لے کر یا فخر سے انسان کا بیان کرنا یہ اس کی اپنی پستی کی علامت ہے۔ پس فرمایا کہ ایسے لوگوں سے تعلق رکھو گے تو خطرہ ہے کہ تم ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ یہ کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہے، کوئی بائیکاٹ نہیں ہے بلکہ ایک اور پہلو بھی اس میں ہے یعنی ایک تو بچنے کا پہلو ہے دوسرا خدا تعالیٰ کی محبت کا پہلو ہے جو ذکر الٰہی کی جان ہے۔

ایک شخص جس کا ذکر، اللہ ہو جس کی محبت اللہ کے ساتھ ہو، وہ ایسی مجلس میں کیسے بیٹھ سکتا ہے جس کا ذکر دنیا ہو اور دنیا ہی اس کی محبت ہو تھوڑی دیر کے بعد طبیعت منغض ہو جائے گی۔ انسان کہے گا کیسی باتیں کر رہے ہیں، جو پیاری چیز ہے، سب سے زیادہ عشق کے لائق چیز ہے اس کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اللہ کا ذکر کریں گے تو ان کی آنکھوں سے یوں لگے گا جیسے روشنیاں بجھ گئی ہوں۔ اور دنیا کی باتیں کریں گے تو ایک دم دلچسپی شروع ہو جائے گی۔ ان کے

باقی صفحہ ۷ پر

جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

7- احسان ۱۳۷۴ ہش   7 - جون ۱۹۹۵ء

توبہ کی حقیقت

عام طور پر لوگ کانوں کو ہاتھ لگا کر کہتے ہیں۔ "میری توبہ۔" جب وہ کسی بات کا انکار کرنا چاہیں تو توبہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور توبہ کے اثر میں شدت پیدا کرنے کے لئے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ لیکن کیا صرف اتنی بات کہہ دینے سے کہ میری توبہ اور کانوں کو ہاتھ لگانے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اس شخص نے واقعی توبہ کرلی ہے۔ توبہ الفاظ کا نام نہیں عمل کا نام ہے اور اگر اس کی تفصیل میں جایا جائے تو یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ توبہ ایک عمل کے تسلسل کا نام ہے صرف ایک دفعہ توبہ کہہ لینا یا ایک دفعہ کسی بات سے باز آجانا توبہ کے لئے کافی نہیں ہے۔

جو بات ہم چھوڑنی چاہتے ہیں اسے اس طرح چھوڑا جائے کہ جب بھی ہمارے سامنے آئے ہم اس سے گریز کریں۔ اگر ایسا نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم نے درحقیقت توبہ کی ہی نہیں۔۔ کیونکہ وہی غلطی ہم سے دوبارہ سرزد ہو رہی ہے۔ بلکہ سہ بارہ اور کئی بار سرزد ہونے لگتی ہے۔ پس توبہ کے لئے اگرچہ ظاہری طور پر منہ سے الفاظ کہہ دینا بھی ضروری ہے۔ خاص طور پر کسی کی توجہ اس طرف مبذول کروانے کے لئے یا کسی کو یقین دلوانے کے لئے لیکن حقیقی طور پر توبہ اس سے آگے جانے کو کہتے ہیں۔ آگے جانے سے مراد ہے کہ عملی طور پر انسان یہ ثابت کرے کہ جس بات سے میں نے توبہ کی ہے اس سے اب ہمیشہ گریز کروں گا۔

یہ بات بھی درست ہے کہ انسانی فطرت کمزور ہونے کی وجہ سے انسان توبہ کرتا ہے اور پھر اسے توڑ دیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اور پھر توڑ دیتا ہے۔ اگر جان بوجھ کر توبہ توڑتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی پہلی توبہ کوئی توبہ نہیں تھی۔ اور اگر انسانی فطرت کی کمزوری کی وجہ سے پھر اس عمل کو دہراتا ہے۔ جس کے لئے توبہ کی ہے تو یہ اس کی کمزوری تو ہے۔ لیکن توبہ کے اندر اندر یعنی وہ پھر توبہ کرے گا۔ اسی لئے بتایا گیا ہے کہ انسان نزع کی حالت تک بھی توبہ کرتا رہے تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ توبہ کرے تو خلوص دل سے کرے اور اگر خدانخواستہ وہ عمل پھر سرزد ہو جائے تو پھر خلوص دل سے توبہ کرے۔ یہ نہیں کہ توبہ کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی خیال ہو کہ پھر کبھی موقعہ ملا تو پھر وہی کام کرلوں گا۔ جس سے اب توبہ کر رہا ہوں۔ یا یہ خیال ہو کہ یہ بات اگر سرزد ہو گئی ہے تو کیا ہے پھر توبہ کرلوں گا۔ یہ توبہ کی اہمیت کو کم کرنے والی بات ہے۔ ایسا کرنے سے توبہ توبہ نہیں رہتی۔۔ توبہ ایک ایسا وعدہ ہے جسے پورا کرنا ہمارے لئے لازمی ہے۔ اور اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنے اندر ایک تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔۔ جس بات سے رکنا چاہتے ہیں اس کے خلاف دل میں نفرت پیدا ہو جانی چاہئے۔ یہ نہیں کہ توبہ بھی کرلی اور اس بات سے محبت بھی کرتے رہے۔ اور پھر جب موقعہ ملا تو وہی بات پھر کرلی۔ یہ توبہ کی روح کے خلاف ہے۔ پس یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ ایک دفعہ توبہ کی ہوئی عمر بھر کام آنی چاہئے لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ہر دفعہ توبہ خلوص دل سے ہونی چاہئے اور ارادہ یہی ہونا چاہئے کہ اس بات کا اعادہ نہیں ہو گا۔

سنتے ہیں لوگ شوق سے ڈش کے پروگرام
ہم بھی بڑی توجہ سے کرتے ہیں اہتمام
جسوال ہوں کہ اور کوئی اس کا کارکن
گہرائیوں سے دل کی ہمارا انہیں سلام

ابوالاقبال

○

شام کے جھٹپٹے میں تم آئے
چاند بھی شائد آج گہنائے

روکتا ہے کوئی مرے پاؤں
میری منزل قریب آجائے

لے گیا دُور کے سفر پر جو
مجھ کو گھر تک بھی تو وہ پہنچائے

روز سنتا ہوں آ رہے ہیں وہ
جانے کیوں آج تک نہیں آئے

سوچ کر کوئی بات کرو
تاکہ یہ دل فریب تو کھائے

صبح و شام ایک جیسے لگتے ہیں
دونو کے ایک جیسے ہیں سائے

تم نہ کہلا سکے ہمارے دوست
ہم ہمیشہ تمہارے کہلائے

تم نہیں ہو تو دل فسردہ ہے
میرے زخموں کو کون سہلائے

کوئی تو ہو نسیم میرے قریب
جس سے اک دوسرے کی بن آئے

نسیم سیفی

نیلامی ملبہ کوارٹرز

○ احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں چھ عدد کوارٹروں کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ ۹۵-۶-۱۵ کو صبح ۸ بجے فروخت کیا جائے گا۔ شرائط دفتر نظارت جائیداد میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد)

پتہ درکار ہے

○ مکرم نذیر احمد صاحب ولد کرم دین صاحب قوم اعوان چکوال شہر نے ستارہ ہوزری ورکس قادیان سے ۱۹۴۵ء میں وصیت کی تھی۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میری طرف سے اپنی جماعت کو بار بار وہی نصیحت ہے جو کہ میں پہلے کئی دفعہ اس جگہ اور دوسرے مقامات میں کر چکا ہوں۔ کہ انسان کی عمر تھوڑی اور ناپائیدار ہے۔ اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ اور عظیم الشان کام در پیش ہے اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔

خاتمہ بالخیر ایک ایسی بات ہے کہ جس کے حاصل کرنے کے لئے راستہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو اس کا اول عرصہ عمر کا تو بے ہوشی میں گذر جاتا ہے۔ کیونکہ بچہ ہوتا ہے۔ اور اس کو کسی قسم کا علم ہرگز نہیں ہوتا۔ اس کے بعد جب ہوش سنبھالتا ہے۔ تو اس پر دوسرا زمانہ آتا ہے کہ اگرچہ اس زمانہ میں بچوں جیسی بے ہوشی تو نہیں ہوتی۔ مگر جوانی کی مستی اور نفس امارہ کے جذبات اور غلبہ کی ایک بے ہوشی ضرور ہوتی ہے۔ جو اس ہوش کے دنوں میں بھی بے ہوشی پیدا کر دیتی ہے اور کچھ ایسا از خود رفتہ ہو جاتا ہے کہ گویا بے ہوش ہی ہے۔ پس دو زمانے تو اس طرح مارے جاتے ہیں۔ پھر تیسرا زمانہ آتا ہے جو کہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ علم کے بعد پھر لاعلم ہو جاتا ہے۔ حواس اور دوسرے قویٰ میں فتور آنے لگتا ہے۔ یہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہے۔ بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ پیرانہ سالی میں قدم رکھتے ہی ان میں آثار جنوں کے شروع ہو جاتے ہیں اور حواس باختہ اور مخبوط الحواس نظر آتے ہیں۔ اور بچپن کے سے خواص ان میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے بہت سے خاندان ہیں۔ کہ ان میں ۶۰ یا ۷۰ سال کے بعد انسان کے حواس بے کار ہو جاتے ہیں۔ غرض اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی قویٰ کی کمزوری اور طاقتوں کے ضائع ہو جانے سے انسان ہوش میں بے ہوش ہو جاتا ہے اور ضعف اور تکاسل اپنا اثر کرنے لگتا ہے۔ انسان کی عمر کی تقسیم انہی تین زمانوں پر ہے۔ اور تینوں ہی خطرات اور مشکلات میں ہیں۔ پس اب دیکھ لو اور خوب غور کرو کہ انسان کو خاتمہ بالخیر کے لئے کس قدر مشکلات کا سامنا ہے۔

شائد کسی دل کو اس جگہ یہ وسوسہ پکڑے کہ کسی شے پر پورا پورا علمی احاطہ ہونے سے وہ شے مخلوق ہو جاتی ہے۔ تو علم حق سبحانہ تعالیٰ جو اپنی ذات سے متعلق ہے وہ بھی بہر حال کامل ہے تو کیا خدا تعالیٰ اپنی ذات کا آپ خالق ہے۔ یا اپنی مثل بنانے پر قادر ہے؟ اس میں اعتراض کے پہلے ٹکڑے کا تو یہ جواب ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اپنے وجود کا آپ خالق ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ اپنے وجود سے پہلے موجود ہو اور ظاہر ہے کوئی شے اپنے وجود سے پہلے موجود نہیں ہو سکتی ورنہ تقدم شے علیٰ نفسہٖ لازم آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ جو اپنی ذات کا علم کامل رکھتا ہے۔ تو اس جگہ عالم اور علم اور معلوم ایک ہی شے ہے۔ جس میں علیحدگی اور دوئی کی گنجائش نہیں۔ تو پھر اس جگہ وہ الگ چیز کون سی ہے جس کو مخلوق ٹھہرایا جائے۔ سو ذاتی علم خدا تعالیٰ کا جو اس کی ذات سے تعلق رکھتا ہے دوسری چیزوں پر اس کا قیاس نہیں کر سکتے۔ غرض علم ذاتی باری تعالیٰ میں جو اس کی ذات سے متعلق ہے عالم اپنے معلوم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے تا ایک خالق اور ایک مخلوق قرار دیا جائے۔ ہاں اس کے وجود میں بجائے مخلوق کہنے کے یہ کہنا چاہئے کہ وہ وجود کسی دوسرے کی طرف سے مخلوق نہیں۔ بلکہ ازلی ابدی طور پر اپنی طرف سے آپ ہی ظہور پذیر ہے۔ اور خدا ہونے کے بھی یہی معنے ہیں کہ خدا آئندہ ہے۔

دوسرا ٹکڑا اعتراض کا کہ تقریر مذکورہ بالا سے خدا تعالیٰ کا اپنی مثل بنانے پر قادر ہونا لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ قدرت الٰہی صرف ان چیزوں کی طرف رجوع کرتی ہے جو اس کی صفات ازلیہ ابدیہ کی منافی اور مخالف نہ ہوں۔ بے شک یہ بات تو صحیح اور ہر طرح سے مدلل اور معقول ہے کہ جس چیز کا علم خدا تعالیٰ کو کامل ہو اس چیز کو اگر چاہے تو پیدا بھی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ہرگز صحیح اور ضروری نہیں کہ جن باتوں کو کرنے پر وہ قادر ہو۔ ان سب باتوں کو بلالحاظ اپنی صفات کمالیہ کے کر کے بھی دکھادے۔

بلکہ وہ اپنی ہر ایک قدرت کے اجرا اور نفاذ میں اپنی صفات کمالیہ کا ضرور لحاظ رکھتا ہے کہ آیا وہ امر جس کو وہ اپنی قدرت سے کرنا چاہتا ہے اس کی صفات کاملہ سے منافی و مبائن تو نہیں۔ مثلاً وہ قادر ہے کہ ایک بڑے پرہیزگار صالح کو دوزخ کی آگ میں جلاوے۔ لیکن اس کے رحم اور عدل اور مجازات کی صفت اس بات کی منافی پڑی ہوئی ہے کہ وہ ایسا کرے۔ اس لئے وہ ایسا کام کبھی نہیں کرتا۔ ایسا ہی اس کی قدرت اس طرف میں رجوع نہیں کرتی کہ وہ اپنے تئیں ہلاک کرے کیونکہ یہ فعل اس کی صفت حیات ازلی کے منافی ہے۔ پس اسی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے جیسا خدا بھی نہیں بناتا کیونکہ اس کی صفت احدیت اور بے مثل اور مانند ہونے کی جو ازلی ابدی طور پر اس میں پائی جاتی ہے اس طرح توجہ کرنے سے اس کو روکتی ہے۔ پس ذرا آنکھ کھول کر سمجھ لینا چاہئے کہ ایک کام کرنے سے عاجز ہونا اور بات ہے لیکن باوجود قدرت کے بلحاظ صفات کمالیہ امر منافی صفات کی طرف توجہ نہ کرنا یہ اور بات ہے۔

○ واقفین (نو) بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا......بہت ضروری ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

(۲۱۔ اپریل ۱۹۵۱ء کو)

کسی کی بڑائی اور زندگی کا یہی ثبوت ہوتا ہے کہ وہ باقیوں کو کمتر دکھاوے۔ لیکن جو لوگ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور کام کرنا نہیں چاہتے وہ اپنے آپ کو اونچا کرنے کی بجائے باقیوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ برا طریق ہے اس سے بچنا چاہئے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ نوجوانوں کی سستی اور غفلت سے مرکز کو مطلع نہ کیا جائے ایسا ضرور کریں لیکن ایسی بات لکھتے وقت یہ دیکھ لینا چاہئے کہ کہیں یہ بات اپنے آپ کو بڑھانے اور دوسروں کو ذلیل کرنے کے لئے تو نہیں۔ پس ماننے والے موجود ہیں۔ سننے والے موجود ہیں۔ بشرطیکہ کوئی منوانے والا ہو اور سنانے والا ہو۔ ہٹلر کو دیکھ لو وہ کس طرح اپنی قوم کو ساتھ لے نکلا۔ انسان کے اندر روح ہونی چاہئے۔ اسے پر امید ہونا چاہئے اور اچھا نمونہ دکھانا چاہئے۔ لوگ خود بخود تمہاری بات مانیں گے سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ لوگ قربانی سے ڈرتے ہیں تو تم قربانی پیش کر کے اس کا ڈر اتار دو۔

ستارہ مظفر

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ستارہ مظفر اپنی کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام میں مزید کہتی ہیں:۔

نسب۔ حضرت موسیٰؑ کے والد کا نام عمران۔ والدہ کا نام یوکابد تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت یعقوبؑ تک پہنچتا ہے۔ یعنی عمران بن قاہت بن لاوی بن یعقوب

حضرت موسیٰؑ کی پیدائش اور والدہ کا تابوت میں ڈالنا

حضرت موسیٰ کی والدہ اسرائیلی قوم سے تعلق رکھتی تھیں۔ جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے تو حضرت موسیٰؑ کی والدہ کو بہت فکر ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ انہیں کہا کہ کچھ مدت تک آپ اسے دودھ پلاتی رہیں۔ مگر جب بچے کی جان خطرے میں نظر آئے اور حکومت کے آدمیوں کو پتہ لگ جانے کا ڈر ہو تو اسے دریا میں ڈال دیں اور ڈریں نہیں۔ اور نہ ہی غم کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کو ایک دن لوٹا کر ان کے پاس واپس لے آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنا رسول بنا دیں گے۔ بائبل خروج باب نمبر ۲ آیت ۳ میں ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ نے سرکنڈوں کا ٹوکرا لیا اس پر چکنی مٹی اور رال لگا کر لڑکے کو اس میں رکھا۔ (کلام الٰہی) میں تابوت کا ذکر ہے۔ سرکنڈوں کا ٹوکرا اور تابوت دراصل ایک ہی چیز ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ تابوت سے مراد لکڑی کا بکس ہی ہو۔ یہ ضروری ہے کہ وہ چیز جس میں حضرت موسیٰ کو رکھا جائے ایسی ہو جس کے اندر پانی داخل نہ ہو سکے چاہے چکنی مٹی اور رال لگا کر ٹوکرے کے سوراخوں کو بند کر دیا تو وہ ٹوکرا نہ رہا۔ تابوت بن گیا۔

چنانچہ آپ کی والدہ نے ایسا ہی کیا اور ایک تابوت میں ڈال کر تابوت دریا میں ڈال دیا۔ چلتے چلتے تابوت اللہ تعالیٰ کے حکم سے شاہی محل کے قریب ساحل کی طرف اس جگہ آ گیا جہاں فرعون کی بیٹی غسل کرنے آئی تھی۔ اس نے اپنی سہیلی کو کہا کہ جاؤ اس کو اٹھا لاؤ۔ جب اس نے دیکھا تو اس میں ایک خوبصورت بچہ لیٹا ہوا تھا۔ بچہ کو دیکھتے ہی اس کو رحم آ گیا اور وہ اسے اپنے گھر لے گئی۔

کوئی ماں اپنے بچے کو اس طرح پانی میں نہیں ڈال سکتی جب تک شدید خطرہ نہ ہو اور یہ شدید خطرہ صرف بنی اسرائیل ہی کو تھا۔ جن کو مارنے کا فرعون نے حکم دیا ہوا تھا۔ اس لئے جب فرعون کی بیٹی بچے کو اٹھا کر گھر لے گئی تو فرعون نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی اسرائیلی لڑکا ہے۔ اور وہ اسے قتل کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن فرعون کی بیوی نے سفارش کرتے ہوئے اسے کہا کہ اسے ماریں نہیں۔ یہ لڑکی جو کرتی ہے اسے کرنے دیں۔ ممکن ہے یہ ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔ یا اعلیٰ قابلیت کا ہو تو ہم اسے بیٹا ہی بنا لیں۔ اس فرعون کا نام رعمسیس دوئم تھا۔ ادھر جب حضرت موسیٰؑ کی والدہ کو وحی نازل ہوئی تو ان کے دل سے غم کا بوجھ اتر گیا اور انہیں تسلی ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ اب ضرور ان کے بیٹے کی حفاظت کرے گا۔ پھر انہوں نے موسیٰؑ کی بہن سے کہا کہ تم پیچھے پیچھے جاؤ اور دور سے (تاکہ لوگوں کو پتہ بھی نہ چلے) دیکھتی رہو۔ چنانچہ وہ ساتھ ساتھ چلتی رہی اور دور سے دیکھتی رہی۔

انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت سے رنگین ہو کر کرے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس سے پہلے ایک تصویر جس میں مکرم و محترم میاں عبد الرحیم صاحب احمد اور اسلم زید علی (ماریشس کے ایک نوجوان ہیں) کے متعلق میں "کاغذی ہے پیرہن" کا ایک مضمون لکھ چکا ہوں- اس میں میں نے اس بات کا ذکر کیا تھا- کہ ماریشس سے اسلم زید علی کے ساتھ دو اور نوجوان طالب علم آئے تھے- ایک نظام الدین بدھن اور ایک محمد اسحاق- یہ تصویر جو اس وقت میرے سامنے ہے اس میں نظام الدین بدھن بھی ہے اور محمد اسحاق بھی اور ان دونوں کے علاوہ کراچی احمدیہ جماعت کے ایک لمبے عرصے تک فدائی کارکن سیکرٹری ضیافت محترم شیخ خلیل الرحمان صاحب بھی ہیں- جتنے مربی پاکستان سے بیرون ملک جاتے رہے ہیں ان سب کی نہایت محبت اور اخلاص سے شیخ خلیل الرحمان صاحب نے تواضع کی ہے- ایرپورٹ ہو یا کوئی اور جگہ وہاں سے احمدیہ ہال تک لانا اور احمدیہ ہال سے پھر ان مقامات تک لے جانا جہاں انہیں ٹھہرانا مقصود ہوتا تھا- اور ان کی ہر طرح کی خبر گیری کرنا شیخ خلیل الرحمان صاحب کے ذمے لگا ہوا تھا- دن ہو یا رات' دھوپ ہو یا بارش' شیخ صاحب اپنے مہمان کو لینے کے لئے خود جاتے اور اس کے آرام کے لئے ہر قسم کی تگ و دو کرتے- صبح شام اس سے ملتے اور اس کی خبر پوچھتے- کوئی مشکل ہو تو بتائیے- کھانا کیسا ملا- نیند آئی کہ نہیں- کہیں جانا ہو تو مجھے بتائیے یہ ساری باتیں آپ ایک ہی سانس میں کہہ دیتے تھے- میں بذات خود ان کی میزبانی کا شرف حاصل کر چکا ہوں- اور مجھے اس بات کا تجربہ ہے کہ یہ اپنے مہمان کی مرضی کے مطابق اس کے لئے جگہ منتخب کرتے تھے اور اسے سہولتیں مہیا کرتے تھے-

میں باہر سے کراچی آیا تو مجھے ایک دوست کے ہاں لے گئے اور جب یہ دیکھا کہ وہاں مناسب انتظام نہیں ہو سکے گا تو وہیں سے مجھے ایک اور دوست کے ہاں لے گئے اور پھر میں جتنی دیر کراچی میں رہا میری خبر گیری کرتے رہے- میں نے اپنا ذکر اس لئے کر دیا ہے کہ انسان کو جو تجربہ اپنی ذات کے ساتھ ہوتا ہے وہی وہ یقین کے ساتھ بیان کر سکتا ہے میں جانتا ہوں کہ جس طرح میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک محترم شیخ صاحب نے کیا ایسا ہی سلوک وہ دوسروں سے بھی کرتے تھے- لیکن میں بہرحال اپنے ساتھ کئے جانے والے سلوک کی وجہ سے انہیں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں- اور میں سمجھتا ہوں کہ جب میرے دل سے اجتماعی دعائیں نکلتی ہیں تو ان میں شیخ صاحب شامل ہوتے ہیں- ارادتاً بھی اور غیر ارادی طور پر بھی- آخر دعا کو وسیع کرنے کا یہی مطلب ہے کہ جو لوگ دعا کرتے وقت ذہن میں آتے ہیں ان کے لئے بھی دعا کی جائے اور جو اس وقت ذہن میں نہیں آتے ان کے لئے بھی دعا کی جائے- اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ کس شخص کے لئے کونسی دعا کس حد تک قبول کی جانی چاہئے-

پس میں محترم شیخ صاحب کا ممنون ہی نہیں ہوں بلکہ ان کے لئے دعا گو ہوں- ان کے ایک فرزند ان ہی کی وجہ سے مجھ سے خاص محبت کا سلوک کرتے ہیں وہ بیرونی ممالک میں تلاش روزگار کے سلسلے میں گئے اسے تلاش روزگار تو نہیں کہنا چاہئے- کیونکہ جماعت نے انہیں بھیجا تھا لیکن گئے وہ بہرحال روزگار ہی کے لئے تھے- مجھ سے مل کر گئے- واپس آئے تو پھر ملے- پھر کسی اور جگہ چلے گئے- وہاں سے واپس آئے تو پھر ملے- اور جب بھی ملے انہوں نے 'اپنے والد صاحب جیسی محبت کا اظہار کیا- میں محترم شیخ صاحب اور ان کی اولاد کے لئے ہمیشہ دعا گو رہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے میری یہ بھی دعا ہے کہ جب بھی میں اجتماعی دعا کروں اس میں شیخ صاحب کو شامل سمجھا جائے-

عزیزم محمد اسحاق سے یہاں سے ان کے چلے جانے کے بعد رابطہ نہیں رہا- ہو سکتا ہے کہ اب وہ کاغذی ہے پیرہن کے مضامین پڑھ کر مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں- یہ میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہو گا- لیکن ڈاکٹر نظام الدین بدھن سے یوں رابطہ رہا کہ اگرچہ ملاقات تو نہیں ہوئی لیکن وہ خدمت خلق کے لئے نائیجیریا بھجوائے گئے- نائیجیریا میں میں نے بھی ۲۰ سال تک کام کیا ہے- اور انہیں اس ڈسپنسری میں کام کرنے کا موقعہ ملا- جو پہلے میں نے مسلم سکول پروپرائٹرز کے ٹریننگ کالج کے پرنسپل محترم عبد المجید صاحب بھٹی کے لئے کرایہ پر لیا تھا اور انہیں بعد میں ایک اور جگہ شفٹ کرنے کے نتیجہ میں اس جگہ کو احمدیہ کلینک بنایا گیا- اور سب سے پہلے لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب نے وہاں کام کیا- میری موجودگی ہی میں ڈاکٹر شاہ صاحب وہاں تشریف لے گئے تھے اگرچہ لیگوس میں بیت احمدیہ سے یہ جگہ خاصی فاصلے پر تھی لیکن آپ فجر کے وقت بیت الاحمدیہ میں تشریف لاتے اور گزشتہ دن کی ساری کارگذاری کے متعلق ہم گفتگو کرتے- ویسے بھی کبھی دوپہر کے وقت اور کبھی شام کے وقت محترم شاہ صاحب تشریف لے آتے بڑی دلچسپ باتیں ہوتیں- ڈاکٹری کے کام کے علاوہ دعوت الی اللہ میں خاص دلچسپی لیتے تھے- اتوار کے اتوار جب ہم وفد بھیجتے تو ان میں آپ بھی شامل ہوتے- اور کسی گاؤں میں کسی درخت کے نیچے کھڑے ہو کر اپنا پیغام دیتے- حوصلہ افزائی کی یہ حالت تھی کہ جب میرے ہفتہ واری کالم چھپتے تو مجھے فوری طور پر ٹیلیفون پر شاباش دیتے اور مبارک باد دیتے اور یہ مشورہ بھی دیتے کہ فلاں کالم پمفلٹ کی صورت میں چھپ جائے تو اور بھی زیادہ مفید رہے گا- ان کے بعد ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو نے اسی کلینک میں کام کیا- اور ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو کے بعد عزیزم مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدھن نے- یہ سب ڈاکٹر ایسے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بہت اچھی شہرت عطا کی تھی- نظام الدین بدھن صاحب نے خدمت خلق کے جذبے کو اسی طرح لوگوں کی خدمت کے لئے اپنے دل میں موجود پایا- جس طرح پہلے ڈاکٹروں نے- چنانچہ ہمارے یہ نوجوان ڈاکٹر بھی بہت جلد لوگوں سے داد و تحسین وصول کرنے لگے-

حقیقت یہ ہے کہ اگلے روز جب مجھ سے کسی نے پوچھا کہ احمدیہ جماعت نے مغربی افریقہ میں کیا اثر پیدا کیا ہے- تو میں نے کہا کہ آپ اس بات سے خود ہی اندازہ لگالیں کہ وہاں کا ۱۹۲۱ء سے لے کر ایک لمبے عرصے تک کا لکھا پڑھا مسلمان طبقہ ہمارے سکولوں کا فارغ التحصیل ہے- اور پھر طبی امداد کے ذریعہ ہم نے جو وہاں کام کیا ہے اس نے ہر شخص سے ہمارے لئے داد و تحسین کا موقعہ پیدا کر دیا ہے- ہمارا کام خدمت خلق ہے- تعلیم بھی خدمت خلق ہے اور طبی امداد بھی-

میں اس تصویر میں ڈاکٹر نظام الدین بدھن کو دیکھ کر خوش ہوتا ہوں کہ جب یہ ماریشس سے تشریف لائے تھے اور میرے وکیل التعلیم ہونے کی وجہ سے ان کا میرے ساتھ واسطہ پڑا تھا- تو اس وقت سے لے کر تعلیم کی تکمیل تک میں نے انہیں نہایت شریف النفس پایا- مؤدب اور مطیع پایا- ہر بات کے لئے مشورہ کرنا ضروری سمجھتے تھے- اور کھلے دل کے ساتھ میرے پاس آ جاتے تھے- پھر جب ان کی تقرری نائیجیریا میں ہوئی تو میں ہی جانتا ہوں کہ میں کتنا خوش ہوا- کہ میرے وقت کی وکالت تعلیم کے ذریعہ ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کرنے والا ایک شخص اس ملک میں طبی

باقی صفحہ ۷ پر

LOOK AROUND

Whate'er the looks that I can have
I crave for sightly sight
My tiny little wit perceives
'Tis eyes, the source of might

If all around and here and there
I know what's good or bad
To pick and choose would let me have
A fact, and leave the fad

To pounce on all that comes my way
And grab it with a greed
'Tis not the way to goodly name
'Tis not how men succeed

We ought to see and look and know
And pray to God to guide
That He may bless the way we think
And all that we decide

WAVES AND THOUTHTS

ارد گرد دیکھیں

میری نظریں جیسی کیسی بھی ہیں
میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ اچھے نظارے دیکھوں.
میری عقل جو بہت کم ہے- وہ چیزوں کا احاطہ کرتی ہے
لیکن میری آنکھیں اس کی طاقت کا منبع ہیں
اگر ہر جگہ- یہاں اور وہاں- مجھے معلوم ہو
کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے
تو میں انتخاب کروں گا
ایک حقیقت کا اور چھوڑ دوں گا غیر حقیقی چیزوں کو
ہر وہ چیز جو میری راہ میں آتی ہے اس پر جھپٹ پڑنا
اور حرص و ہوس کے باعث اسے اپنے قبضے میں لے لینا
یہ بات تو اچھے نام کے لئے درست نہیں ہے
اس طرح تو لوگ کامیابی حاصل نہیں کرتے
ہمیں چاہئے کہ ہم دیکھیں اور چیزوں کو جانیں اور پہچانیں
اور خدا تعالیٰ سے رہنمائی کے لئے دعا کریں
تاکہ وہ ہمارے سوچنے کی طاقت میں برکت دے
اور ہمارے تمام فیصلوں میں بھی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کے معاشرہ میں عورت کا کردار

لجنہ اماء اللہ لاہور نے ڈاکٹر فہمیدہ منیر کا ایک مضمون "آج کے معاشرہ میں عورت کا کردار" پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا ہے اس میں آپ کہتی ہیں:-

زمانہ جاہلیت میں لڑکی کو پیدا ہوتے ہی گاڑ دیا جاتا تھا- رسول کریم ﷺ نے عورت کے مقام کو بہت بلند کر دیا- اس کو مردوں کے مساوی حقوق عطا فرمائے- بلکہ عورت کے روپ میں ماں کو وہ درجہ دیا کہ اس کے پیروں تلے جنت منسوب کی گئی- میں آج اسی ماں اور اسی بیٹی سے مخاطب ہوں کہ ہوتے ہوتے پھر وہی دور آنے لگا ہے- ڈر لگتا ہے کہ کہیں بیٹی پھر سے زندہ نہ گاڑی جایا کرے- آج کے معاشرہ نے عورت کو ایک ایسے نازک مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں سے اس کی ایک ذرا سی لغزش اسے کسی بہت گہرے گڑھے میں لا پھینکے گی- اور اس بار عورت کے ساتھ سارا معاشرہ بھی دفن ہو جائے گا- میں نے عورت کو اس کا ہر روپ دکھا کر اس سے سوال کرنے ہیں اور پوچھنا ہے کہ معاشرہ میں آج کی اس عورت کا کردار کیا ہونا چاہئے؟ اور اس کا کردار دراصل کیا ہے؟

دردزہ دنیا کی سب سے زیادہ شدید اور ناقابل برداشت درد ہے- ایک عورت اس کرب سے گزرتی ہے- اور اس مقام پر بھی میں کئی ایسی عورتوں کی نشان دہی کر سکتی ہوں- جو اس کرب کی حالت میں جنون کی حد تک پریشان ہو جاتی ہیں کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہو-- بیٹی نہ ہو-- کیوں؟ کیونکہ اس کے اردگرد کے ماحول نے جن میں عورتیں زیادہ حصہ دار ہیں اس کو حمل کے اولین دور سے ہی یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہوتا ہے کہ اس کی قدر و منزلت لڑکا پیدا ہونے پر بڑھ جائے گی- اگر لڑکا پیدا ہو جائے تو واہ واہ کی جاتی ہے- مبارک باد دی جاتی ہے- اور لڑکی پیدا ہو جائے تو اردگرد کے لوگ بجھ سے جاتے ہیں- زچہ کی دیکھ بھال تک میں فرق آ جاتا ہے- فوراً ہی امتیازی سلوک ماں اور بیٹی دونوں سے شروع کر دیا جاتا ہے- میں پوچھتی ہوں- اس میں اس عورت کا جو زچہ ہے اور اس کا جو بچہ ہے قصور کیا ہے؟؟ ہم کیوں نہیں سوچتے کہ عورت سے یہ امتیازی سلوک جو زندگی کی ابتدا سے روا رکھا گیا- اسے کتنا کمزور بنا دے گا؟ اس کو غذا اچھی نہیں دی جاتی- قدم قدم پر اسے لڑکی ہونے کا احساس دلایا جاتا ہے لڑکوں کے مقابلے پر کم غذائیت والی غذا دی جاتی ہے- ہر طرح کا امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے- انڈہ پراٹھہ گوشت پہلے بھائیوں کے لئے نکالا جاتا ہے- پھر لڑکیوں کے لئے باقی بچی ماندہ خوراک رکھی جاتی ہے- بعض خاندانوں میں تو بیچاری عورت کو تعلیم سے بھی محروم رکھا جاتا ہے- بنگلہ دیش کی ایک مثال ہے کہ لڑکی کی پرورش کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ پڑوسی کے درخت کو پانی دینا- میں پوچھتی ہوں کیا پڑوسی کے گھر درخت ہو تو چھاؤں پھول کی خوشبو یا پھلدار ہونے کی صورت میں پھل آپ کو نہیں پہنچے گا؟ پڑوس کے گھر میں بیٹی ہو گی تو کبھی آپ کی بیوی بہن یا ماں بیمار ہو کر ہسپتال داخل ہو جائے تو شائد وہ بیچاری لڑکی آپ کو اور آپ کے بچوں کو آٹا گوندھ کر روٹی پکا دے گی؟ پھر آپ کیوں رسول کریم ﷺ کی تعلیم بھولتی ہیں اور بچی کی پیدائش پر ناک بھوں چڑھاتی ہیں؟ اس سے امتیازی سلوک روا رکھتی ہیں؟ ہاں آپ یا آپ کی کوئی بہن ضرور ایسا کرتی ہے حالانکہ وہ خود عورت ہے- وہ کیوں بھول جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے ماں باپ کے گھر اسی طرح پیدا ہوئی تھی؟ پھر اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے لئے چاند سی بہو اور بھابھی لانے کی خاطر دوسروں کی لڑکیوں کو پالتو بکریوں کی طرح نظروں ہی نظروں میں گھر گھر جا کر ٹٹولا جاتا ہے- لمبی ہو- گوری ہو- تعلیم یافتہ ہو- آنکھیں موٹی ہوں- سمارٹ ہو- ماڈرن ہو- خانہ داری سے واقف ہو- کم عمر ہو- بے زبان ہو- وغیرہ وغیرہ-

کیا خدا تعالیٰ اور خدا کے رسول ﷺ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے- یہاں آ کر ہر عورت اپنی ہم ذات پر ظلم کرتی ہے- وہ بھول جاتی ہے کہ اس کی اپنی بیٹیاں اس معیار پر پوری نہ اترتے ہوئے اپنے بالوں میں چاندی کا اضافہ کرتی چلی جاتی ہیں- لیکن بہو کے لئے معیار میں کمی نہیں آنے دیتیں انسان انسان ہی ہے- اسے اس کی کمزوریوں سمیت قبول کرنا چاہئے- ہر انسان میں کچھ اچھائیاں ہوتی ہیں- انہیں اجاگر کرنے کا موقعہ دینا چاہئے- زمانہ بڑا استاد ہے جو بہت دیکھ بھال کر بہت مین میخ نکال کر' چھانٹی کر کے رشتہ کرتی ہیں- میں نے دیکھا ہے کہ وہ سب سے زیادہ اور سب سے جلدی نالاں بھی ہو جاتی ہیں-

جہیز کا طعنہ- سفید بالوں کا طعنہ چھوٹے قد کا طعنہ- موٹے یا دبلے جسم کا طعنہ- ایسے چلتی ہے- نخرے سے بولتی ہے- بڑی گھنی ہے- یہ سب طعنے میری بہنو! آپ اپنے آپ کو دیتی ہیں- آپ کا بیٹا یا آپ کا بھائی بھی انسان ہے- اسے سمیٹ سمیٹ کر پالا تھا- تو اب طنز کر کے اسے اندر سے توڑ دینا چاہتی ہیں- اس عورت نے آپ کے خاندان کو جنم دینا ہے- تربیت کرنی ہے- اسے چور چور کر دیں گی تو شکستہ خاندان پیدا ہو گا- رنجور بچے پیدا ہوں گے- کمزور نسل پروان چڑھے گی- یہ ایک بچی جو آپ کے گھر پیدا ہوئی ہے- یہ ایک نسل ہے- اسے ذہنی اور جسمانی کمزوری سے بچائیں- کیا آپ نے لڑکوں کی لڑکوں سے شادی کرنی ہے- نہیں- انہیں لڑکیوں سے کرنی ہے- پھر اپنے آپ کا ایک حصہ کیوں کمزور اور برباد کرتی ہیں- اس پھول نے ہی پھر پھل بننا ہے- اس کو زمانے کے سرد و گرم سے بچا کر پالیں- اسے احساس برتری دے کر جوان کریں- اسے قیمتی چیز کی طرح اپنے گھر لے کر جائیں- اسے شکستہ ہونے سے بچائیں- میری پیاری بہنو اسے بتائیں کہ آج ہواؤں میں کانٹے ہیں- پہلے تو کانٹے دار جھاڑی سے بچ کر چلنے میں عافیت تھی- آج فضاء میں ہر طرف کانٹوں کی بوچھاڑ ہے- دامن تار تار ہو جائے گا- تو آپ کا بھی نقصان ہو گا- آج کل گناہ کا ایک سیلاب امڈ آیا ہے- جن لڑکوں کو جنم دے کر مائیں خوش تھیں اور فخر سے چھاتی پھلا کر پھرتی تھیں آج گھر گھر نشے کی دیمک کے ہاتھوں وہ اپنے لخت جگر کھو بیٹھی ہیں- منہ سے نہ کہیں دل میں کہتی ہیں- میرے بیٹے کے اردگرد سانپ ہیں- شام کو بچہ گھر آئے تو کن انکھیوں سے اسے دیکھتی ہیں- ٹھیک تو ہے؟؟ یہ سب اس لئے ہوا کہ عورت کو ہمارے معاشرہ نے پیدائش کے دن سے ہی کمزور سمجھ کر نظرانداز کر دیا تھا- نظرانداز کئے گئے گڑھے میں جب انسان خود گرتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہی مضحکہ خیز ہو جاتی ہے جیسی آج کی ماؤں کی ہے- جیسی آج کی ساس کی ہے- جیسی آج کی بہو کی ہے-- وہ ساس بن کر بہو کو نیچا دکھانا چاہتی ہے- اپنی فتح منوانا چاہتی ہے- یہ نہیں سوچتی کہ نقصان اس کی اپنی نسل کا ہی ہو گا- اپنا بیٹا ٹوٹ پھوٹ جائے گا- اپنے پوتے خراب ہوں گے-- جو بہو دن بھر جلے گی- رات بھر کڑھے گی- وہ تمہاری اولاد کی خدمت اور پرورش کس طرح اچھے دل سے کرے گی- اسے پاگل کر کے اس سے کس طرح توقع رکھتی ہو کہ وہ تمہیں ایک اچھا خاندان دے گی؟ جن بچوں کو وہ پروان چڑھا رہی ہے- ان کو وہ اپنا راز دان نہ بھی بنائے تو ایک دن وہ بچے یہ جان جائیں گے کہ ان کی ماں کو کیا آزار ہے؟؟؟

آپ کا خط ملا

مکرم طارق بشیر صاحب لکھتے ہیں-

مورخہ ۲۳- مئی ۱۹۹۵ء کے الفضل میں مجیب احمد طاہر علوی صاحب نے میرے مضمون "الجبرا- ارتقائی منازل" پر بحث کی ہے-

علوی صاحب لکھتے ہیں کہ وہ ریاضی کے طالب علم ہیں- لیکن ساتھ ہی پوچھتے ہیں کہ نمبر تھیوری کیا ہوتی ہے؟ اسی طرح Radical کے بارے میں انہیں پتہ نہیں ہے- خاکسار کے لئے یہ بات نہایت حیرانی کا باعث بنی ہے کہ علوی صاحب ریاضی کے طالب علم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر انہیں ریاضی کی بنیادی اصطلاحات کا بھی علم نہیں ہے- بہرحال چونکہ انہوں نے ان اصطلاحات کے بارے میں پوچھا ہے تو وضاحت پیش خدمت ہے-

انتہائی ابتدائی زمانہ میں پرندوں کے پروں اور جانوروں کی ٹانگوں کو دیکھ کر گننے کا رواج شروع ہوا- نمبرز کے اظہار کے لئے مختلف اشارے استعمال کئے گئے- مثلاً ۳ کے لئے "دو اور ایک" چار کے لئے "دو اور دو" اور ۵ کے لئے پورے ہاتھ" کا اشارہ- اس کے بعد نمبروں کے جمع کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا اور دوسرے دور میں منفی کی علامت سامنے آئی جہاں تک Radica کا تعلق ہے ریاضی میں یہ جذر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے- جیسا کہ خاکسار نے اپنے مضمون میں اس طرف اشارہ بھی دیا تھا- مثلاً یونانی ان نمبروں کے لئے جو کہ جذر کی شکل میں ہوتے تھے لوگوس کی اصطلاح استعمال کرتے تھے-"

جہاں تک نمبر تھیوری کا تعلق ہے- یہ ریاضی کی قدیم ترین شاخوں میں سے ایک ہے- ابتدائی زمانے میں نمبر تھیوری سے مراد "قدرتی اعداد اور ان کی خصوصیات کا مطالعہ" تھا لیکن جوں جوں نمبر سسٹم ترقی کرتا چلا گیا- نمبر تھیوری میں تبدیلیاں آتی گئیں- پہلے ایک ہزار عیسوی سالوں میں (A.D ۱۰۰۰) میں نمبر تھیوری پر چینیوں' ہندوؤں اور یونانیوں نے بڑا کام کیا- پھر سولہویں صدی سے انیسویں صدی تک یورپ میں اس پر بڑا کام ہوا- اور اہم ترین ایجادات کی گئیں- یورپی ریاضی دانوں میں فرمٹ' آئلر اور گاس وغیرہ کے نام اس سلسلے میں نہایت اہم ہیں- مغربی یونیورسٹیوں میں نمبر تھیوری ایک لازمی مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے بلکہ ہمارے پنجاب کے کالجوں میں سالہا سال تک نمبر تھیوری پڑھائی جاتی رہی ہے-

---

ماسٹر احمد علی صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں-

بزرگوار محترم سیفی صاحب

الفضل ۲۸- مئی ۹۵ء آپ نے "میرا کالم" کے تحت جس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے وہ یقیناً میرے ایسے بہت سے دوسرے احباب جماعت کی دل کی بات کہی ہے بلکہ ہماری آواز ہمارے پیاروں تک پہنچائی ہے جنہوں نے خطوط لکھنا' زحمت اور تضیع اوقات سمجھ کر ترک کر دیا ہے یقین جانیے "میرا کالم" میں آپ نے جن دوست کا ذکر فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ "پوچھا بیٹا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۷۰ میں میاں عمر بن عبدالعزیز ولد میاں عبدالعزیز قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۲-۹۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں عمر بن عبدالعزیز E-195/6 کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی گواہ شد نمبر۱ میاں عبدالعزیز ولد میاں عبدالحفیظ والد موصی گواہ شد نمبر۲ عبدالشافی خان وصیت نمبر ۲۷۰۹۳۔

مسل نمبر ۳۰۰۷۱ میں مرزا نفیس احمد ولد مرزا محمد سعید بیگ قوم مغل پیشہ کاروبار عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۹۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک موٹر سائیکل مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۲-۲-۹۵ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا نفیس احمد ۴۲۱ کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ گواہ شد نمبر۲ نصیر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مسل نمبر ۳۰۰۷۲ میں مشہود صادق ولد غلام صادق صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر ۲۴ سال بیعت ۲۲-۱۱-۹۳ ساکن ۴۸۳ کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۹۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشہود صادق ۴۸۳ کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ گواہ شد نمبر۲ نصیر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۳۰۰۷۳ میں امتہ الرشید بیگم زوجہ مرزا لطیف احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷/۷ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۳-۹۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ برقبہ ۸ مرلے واقع موضع چندراں ضلع لاہور مالیتی ۲۵۰۰۰ ہزار روپے (۲) پلاٹ برقبہ ۵ مرلے واقع موضع کولیاں ضلع راولپنڈی ۱۵۰۰۰ ہزار روپے (۳) طلائی کانٹے جوڑی انگوٹھی وزنی ۹ ماشہ مالیتی ۳۰۰۰ ہزار روپے حق مہر ذمہ خاوند محترم ۶۰۰ سو روپے کل جائیداد ۴۳۶۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید ۱۷/۷ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱ مرزا لطیف احمد وصیت نمبر ۱۵۶۹۷ گواہ شد نمبر۲ مرزا رفیق احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۷۴ میں عبدالرشید انصاری ولد میاں محمد اسماعیل انصاری قوم انصاری پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۱۹ دارالعلوم غربی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۹۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان ۱۱/۱۹ دارالعلوم غربی (ب) مالیتی پانچ لاکھ روپے (۲) پلاٹ نمبر ۶/۱ برقبہ ۱۳ مرلہ کا ۱/۲ حصہ مالیتی ایک لاکھ پچیس ہزار روپے (۳) پلاٹ نمبر ۶/۲ دارالبرکات ربوہ برقبہ ایک کنال مالیتی پانچ لاکھ روپے (۴) بینکوں میں جمع شدہ پاکستانی روپے چودہ لاکھ پچاس ہزار روپے (۵) بینکوں میں جمع شدہ فارن کرنسی یو ایس اے ڈالر بہتر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۵+۱۵۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و منافع بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرشید انصاری ۱۱/۱۹ دارالعلوم غربی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر۱ رشید احمد بھٹی وصیت نمبر ۱۶۷۹۴ گواہ شد نمبر۲ میر عبدالباسط ۱۵/۲ دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۳۰۰۷۵ میں ظل ہما بنت چوہدری عبدالخالق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷/۵۶ دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۹۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جوڑی طلائی بالیاں مالیتی چودہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ظل ہما ۱۷/۵۶ دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ چوہدری عبدالخالق والد موصیہ گواہ شد نمبر۲ ناصر احمد وصیت نمبر ۲۶۸۹۱۔

مسل نمبر ۳۰۰۷۶ میں باسط حنا بنت چوہدری عبدالخالق قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷/۵۶ دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۹۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جوڑی طلائی بالیاں اور تین چھوٹے کوکے مالیتی سولہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔

گزشتہ دنوں ملی یکجہتی کونسل نے ملک گیر ہڑتال کروائی تھی۔ ہم نے تو مختلف شہروں میں جا کر نہیں دیکھا کہ ہڑتال کیسی رہی لیکن انگریزی روزنامہ دی نیوز انٹرنیشنل نے اپنے اداریے میں بتایا ہے کہ لوگوں نے بے شک دوکانیں تو بند رکھیں لیکن ضروری نہیں کہ کونسل کے ساتھ ہم آہنگی کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہو۔ زیادہ تر دوکانداروں نے اپنی دوکانیں اس خوف سے بند رکھیں کہ ڈنڈا اور پتھر بردار لوگ ان کا سامان تباہ نہ کردیں ہڑتال کرانے والوں نے جو جلوس نکالے اور جلسے کئے ان میں حاضرین کی تعداد کم رہی اور جونہی سورج زیادہ چمکا یہ لوگ اپنے گھروں کو چل دیئے۔

ہڑتال کرانے والی تنظیم بے شک یہ سمجھے کہ انہوں نے اسلام کی خدمت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ہڑتال غیر ضروری تھی۔ لوگوں میں اس ہڑتال کا موضوع ایک لمبے عرصے سے زیر بحث تھا اس لئے انہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں تھی اس ہڑتال کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا تھا۔ وہ بھی درست نہیں تھا کیونکہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کی تاریخیں بدلنی پڑیں اسی طرح یہ ہڑتال کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ خاص طور پر چرار شریف کا المیہ اس سے توجہ ہٹانے کا باعث بن گئی یہ زیادہ مناسب تھا کہ اس ہڑتال کو کچھ عرصے کے لئے موخر کردیا جاتا۔

بہرحال ہڑتال کا یہ پہلو قابل تشکر ہے کہ اس میں تشدد سامنے نہیں آیا لیکن ایسا بھی اس لئے ہوا کیونکہ بعض لوگ لاٹھیاں اور پتھر اٹھائے ہوئے تھے تاکہ اگر کوئی شخص ہڑتال میں حصہ نہ لے۔ تو اسے موقعہ پر ہی سزا دی جاسکے حکومت نے یہ تو اچھا کیا کہ ہڑتال کی مخالفت نہیں کی لیکن افسوس ہے کہ جس غرض کے لئے ہڑتال کی گئی تھی اس کے متعلق اپنا موقف بیان نہیں کیا۔

یہ ہے اس اداریے کا خلاصہ جو نیوز انٹرنیشنل نے ۲۸- مئی کو تحریر کیا اور جس کا انگریزی متن بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

INTERNATIONAL
THE NEWS
Editor-in-Chief Mir Shakilur Rahman
Senior Editor Z.A. Suleri
Editor M.A. Niazi
Vol 5 No 144
Zilhaj 28, 1415 A.H
Phones: (042) 6367480 (Four lines), Fax: 6360866-6367631
Telex: 47820 News PK
PO Box 609
Sunday, May 28, 1995

An ill-timely move

Saturday's strike call by the Milli Yakjehti Council, a rainbow coalition of religious parties, to protest the government's reported plans to change the blasphemy law was a damp squib. Business remained shut more out of fear of the shopkeepers' loss of property at the hands of the protesters than of any real sympathy on their part for the cause of the strike. There were no big demonstrations, only thinly attended processions which went through the usual motions of footing distances, burning tyres on the roads, and chanting slogans before they dispersed as the day grew hot and spleen ran out.

While the organisers of the strike, representing all major Islamic sects and political parties, may call their action a great service to Islam, the fact is that it was quite unnecessary. The issue that necessitated all the hoo-ha has been in the news for a long time, and has been at the centre of public debate. The people are well aware of its pros and cons and certainly did not need the loss of a whole day to understand how the self-styled champions of Islam feel about it. Moreover, the strike was ill-timed, not the least because it forced the change of the Punjab University examination schedule.

It distracted the attention of the public from the crucial developments in occupied Kashmir, where the dust has not yet settled of the Charar Sharif tragedy. It would have been much more prudent on the part of the religious parties to hold back their protest plans for some time, at least so as to ensure that the nation's concentration on what is happening inside the occupied valley is not disturbed. That did not happen, and the momentum in support of the victims of the Charar Sharif disaster is now lost in the clap-trap of the strike call. This should please the Indians no end, who have been looking for reasons to divert the public's focus from their dark deed.

However, the redeeming feature of the strike was that it was non-violent. But this owes no thanks to the strike's participants, who were armed with sticks and stones to mete out spot punishments to those who did not share their zeal. The government did the right thing by deciding not to resist the strike. But it made mistakes too, the most glaring of which was that it did not explain its position to the public. It let the religious parties misrepresent the issue by not making it clear that it only wanted to file the rough edges of the blasphemy law and to ensure that justice was done. If the government had done that, it would probably have been better placed to explain what the strike was all about: a politically motivated action meant to exploit sensitive religious issues.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ باسط حنا ۱۷/۵۶ دار العلوم وسطی ربوہ
گواہ شد نمبر۱ چوہدری عبدالخالق والد موصیہ گواہ شد نمبر۲ ناصر احمد وصیت نمبر۲۶۸۹۱۔

بقیہ صفحہ ۱

ساتھ تبعاً" جوڑ ہی کوئی نہیں ہے (جس نے اللہ کے ذکر سے منہ پھیر لیا اس سے اعراض کر) میں صرف حکم کے معنے نہیں ہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی روح بھی بیان فرما دی کہ تم اللہ سے محبت کرنے والے ہو تمہارا ان لوگوں سے دل کیسے لگ سکتا ہے اور پھر محبوب کی غیرت کا بھی سوال ہے۔ جس پیار سے ان لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے تم ان کے خوف سے ان سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ اگر ان کا تعلق اور ان کی رضا تم پر اتنی غالب ہے کہ ان سے تم منہ نہیں موڑ سکتے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ خدا سے تمہارے تعلق کے دعوے جھوٹے ہیں۔ ان معنوں میں اس مضمون کو سمجھیں۔ لیکن اس کا غلط مطلب نہ لیں کیونکہ ظاہری تعلق اور ہمدردی بنی نوع انسان میں یہ احکامات مانع نہیں ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی سنت پر غور کریں تو ہر چھوٹے بڑے سے آپ کا تعلق تھا یہاں وہ تعلق مراد نہیں ہے۔ جن معنوں میں تعلق توڑنے کا حکم ہے اس معنے میں یعنی اس معنے کے اظہار میں ایک بہت فصاحت و بلاغت ہے۔

مقاصد میں ان کے شریک نہ ہو۔ ان سے ایسا پیار کا تعلق نہ باندھو کہ تمہارا بھی وہی قبلہ دکھائی دینے لگے جو ان کا قبلہ ہے۔ تمہاری بھی وہ تمنائیں بن جائیں جو ان کی تمنائیں ہیں۔ وہ مرادیں تمہاری ہو جائیں جو ان کی مرادیں ہیں۔ پس ان معنوں میں ذکر الٰہی کا ایک تقاضا ہے جس کے نتیجے میں ہمیں اپنی مجالس کو درست کرنا چاہئے اور اگر مجالس درست نہیں ہیں تو اس آئینے میں اپنا منہ دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ آیت کا آئینہ اتنا شفاف ہے اور اتنا کھلا ہے کہ آپ کے دل کے پاتال تک آپ کی تصویر آپ کو دکھاتا ہے۔ پس جہاں طبعی طور پر بعض لوگ بعض خاندانوں کی طرف اس لئے دوڑتے ہیں کہ وہ دولت مند ہیں اور اس کے سوا ان کے پاس بیٹھنے میں ان کو کوئی مزہ نہیں۔ بعض ایسے خاندان بھی ہوتے ہیں ایسے امراء بھی ہوتے ہیں جن کی دماغی حالت اتنی پست ہوتی ہے اور ان کے ذوق اتنے گھٹیا ہوتے ہیں کہ ان کے پاس چند منٹ بیٹھنا بھی ایک عذاب بن جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے پاس بعض دیکھے ہیں جو دن رات وہاں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور صرف یہ مزہ آ رہا ہے کہ ایک امیر کے ساتھ ہمارا تعلق ہے اور دنیا دیکھے گی کہ ان کے ساتھ اس کا آنا جانا ہے' ان میں اٹھنا بیٹھنا ہے۔ تو یہ اس حکم کے منافی ہے اور یہ

مراد ہے کہ ان میں اپنی عزتیں نہ ڈھونڈو۔ ان کے ساتھ تمہاری لذتیں وابستہ نہیں ہیں' نہ ہو سکتی ہیں۔ ان کے ذوق مختلف ہیں' ان کے قبلے الگ ہیں۔ پس اللہ کے ذکر کے تقاضوں کو ایک عاشق کی طرح پورا کرو اور جس طرح محبت کرنے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے محبوب کا ذکر خیر کرنے والے لوگ ہوں ان میں وہ بیٹھ کر لذت پاتا ہے اسی طرح اپنے لئے صحبت صالحین اختیار کرو۔ یعنی خلاصۃ" آخری بات یہ بنتی ہے مگر صحبت صالحین کا مضمون نسبتاً خشک ہے یہ اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع مضمون ہے یا دوسرے لفظوں میں بہت گہرا مضمون ہے کہ جہاں محبت ہے وہیں بیٹھو' ان لوگوں میں بیٹھو جن کو اس سے محبت ہے جس سے تمہیں محبت ہے۔ اور یہ ایک طبعی بات کا تقاضا ہے کوئی بیرونی حکم نہیں ہے۔ اگر اس کو نہیں سمجھو گے تو ضائع ہو جاؤ گے اور رفتہ رفتہ تمہارا رخ پلٹنے لگے گا۔

(از خطبہ ۲۵۔ مارچ ۱۹۹۴ء)

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب (وفات یافتہ) کی بیٹی عزیزہ شاہدہ مسعود صاحبہ ظفر آف ربوہ حال کراچی گردہ کے سکڑ جانے کی بناء پر شدید علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں
اللہ تعالیٰ شفاعطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم چوہدری راشد محمود صاحب حال جرمنی ابن چوہدری محمد اشرف صاحب دارالیمن غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ روبینہ کنول صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب مقیم جرمنی بعوض بیس ہزار جرمن مارک حق مہر پر مکرم مولوی حکیم محمد عقیل صاحب نے مورخہ ۹۵-۵-۱۵ کو بیت السعادت دارالیمن غربی ربوہ میں پڑھا اور دعا کرائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فہمیدہ اکرام صاحبہ اہلیہ محترم شیخ قدرت اللہ صاحب ۳۱ مئی ۱۹۹۵ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کے بعد انتقال کر گئیں۔ موصوفہ مکرم شیخ نعیم اللہ مظہر نعیم فوٹو سٹوڈیو ربوہ کی والدہ تھیں۔ ان کی عمر ۸۷ سال تھی۔ جنازہ ۳۱ مئی بعد مغرب البیت المہدی گولبازار میں مکرم صلاح الدین صاحب نے پڑھایا بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کروائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

یاددہانی رپورٹ کارروائی
یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

اس کی تعمیل میں مکرم امرائے اضلاع / صدران صاحبان کو ۲۸۔ اپریل ۱۹۹۵ء کو۔ "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی...... امرائے اضلاع و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی جگہ کسی وجہ سے ۲۸۔ اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ جمیلہ اختر صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب)

محترمہ جمیلہ اختر صاحبہ زوجہ چوہدری مبارک احمد صاحب باجوہ بمقام سرنگیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد محترم چوہدری فیض احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ۱۰/۱۱ محلہ دار الصدر بر قبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔
(۱) محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
(۲) محترمہ جمیلہ اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ ۴

خدمت کرنے کے لئے گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجھے بھی ایک خاصے لمبے عرصے تک موقعہ دیا ہے۔

میں عزیزم مکرم نظام الدین بدھن اور عزیزم مکرم محمد اسحاق اور مکرم و محترم شیخ خلیل الرحمان صاحب کے لئے خود بھی دعاگو ہوں اور قارئین سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ ان کی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے لئے ہر قسم کی اچھی دعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

شائد یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اس تصویر میں چار افراد ہیں۔ تین کا نام تو میں نے لے دیا ہے چوتھا میں خود ہوں۔ اور یہ تصویر محمد اسحاق صاحب نے اپنے شوق کو پورا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کی قنانوں کے پاس کھڑے کر کے اتروائی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اس بات کی جزا دے کہ وہ اس تصویر کی ایک کاپی مجھے دے گئے اور اب مجھے اسے "کاغذی ہے پیرہن" میں شامل کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

امریکہ میں ہے خط آتا ہو گا؟ خیریت سے ہے؟" تو انہوں نے کہا مسکرا جو جواب دیا آپ کو۔ مجھے شبہ ہوا کہ یہ تو میری بات کرنے لگے ہیں مگر میری تو ان سے دیر ہوئی ملاقات ہوئی تھی اور اس وقت بھی بچوں کے خطوط کا تذکرہ نہیں ہوا تھا سارا کالم پڑھتے پڑھتے سمجھ آئی کہ ایڈیٹر الفضل تو قارئین الفضل کے دلوں کی بات کرنے کا سلیقہ رکھتے ہیں اور ٹیلیفون کلچر اور خط کلچر کی حقیقت بیان کر کے قارئین کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ خط کلچر کی افادیت کو مرنے نہ دیں نیز بیرون ملک بسنے والی ایک کثیر تعداد افراد جماعت ٹیلیفون کلچر کی زد میں آ کر اردو خطوط نویسی کو بھلا ہی نہ دے۔

آنجناب کی فرمائش اور خواہش کی تعمیل میں "میرا کالم" اچھی طرح پڑھ کر اور سمجھ کر خطوط نویسی کے صرف ایک پہلو افادیت کہ خط تو رکھ لیا جاتا ہے اور جب چاہیں پڑھ کر عزیزوں پیاروں کی صحبت نصیب ہو جاتی ہے پر ہی اکتفا کر رہا ہوں مضامین نویسی کا ادب اردو میں مقام اور صنف کی موت کو طوالت کے ڈر سے چھوڑ رہا ہوں۔

خدا تعالیٰ ہمارے احباب جن کے سینے معلومات اور واقعات کی حقانیت کے دفینے ہیں انہیں خطوط لکھنے اور اپنی تحریرات کے ذریعہ دوسروں کو مستفید کرنے کی ہمت اور طاقت عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- جون-1995ء
شدید گرمی اور شدید لو چل رہی ہے درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 46 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی اور حیدر آباد کی ویران سڑکوں پر بندوق بردار مسلح نوجوانوں کا راج جاری رہا- تھانوں پر روسی ساخت کے بموں سے حملے کئے گئے- کاروبار زندگی معطل رہا- مسلح نوجوان جگہ جگہ فائرنگ کرتے رہے آتشزنی اور سڑکیں بلاک کرتے رہے- تشدد کی کارروائیوں میں مزید دو افراد ہلاک اور ۸ زخمی ہو گئے- امریکی قونصلیٹ کی گاڑی سمیت کئی گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں- گل بہار میں بکتر بند گاڑی پر روسی ساخت کا ہینڈ گرینڈ مار اگیا- اورنگی ٹاؤن پولیس سٹیشن پر بھی بم سے حملہ کیا گیا- دونوں بم پھٹ نہ سکے- متعدد نوجوان گرفتار کر لئے گئے ایک کے قبضے سے ۱۲ ہینڈ گرینیڈ برآمد ہوئے- صدر' برنس روڈ' ریگل چوک' جامع کلاتھ مارکیٹ' کھارادر' ایم اے جناح روڈ' زبردست فائرنگ کے بعد مکمل طور پر بند رہے- پورے علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے- پولیس اور رینجرز بھی متاثرہ علاقوں میں داخل نہ ہوئے- ہنگاموں نے کورنگی کو بھی لپیٹ میں لے لیا- دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے پہیہ جام ہڑتال کرا دی- ۱۲ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں- بلدیہ کے دفتر میں گھس کر آگ لگا دی گئی-

○ حیدر آباد اور لطیف آباد میں تیسرے روز بھی مکمل ہڑتال رہی- شہر پر مسلح نوجوانوں کا راج رہا جو آزادانہ طور پر گولیاں چلاتے رہے اور آگ لگاتے رہے- پولیس تھانے پر بھی حملہ کیا گیا-

○ پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ اب صورت حال نہیں سنبھلے گی- خون ہو گیا ہے خرابے کا انتظار ہے- گنہگاروں کی حکومت ہے- انہوں نے کہا کہ مسائل کا حل قومی سطح پر قوم اور صوبہ کے اندر رہتے ہوئے ملکی بنیادوں پر سوچنے سے ہوتا ہے- اگر کوئی ہانگ کانگ اور لائبیریا کی بنیاد پر سوچتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے انہوں نے کہا کہ حالیہ بدامنی کی بنیاد اس وقت رکھی گئی جب ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے گرفتار شدگان کا ایک دوسرے نے تبادلہ کیا- ان دونوں سے پوچھیں اب کیا حال ہے- قبرستان ایک دوسرے کو کسی سے پوچھ کر الاٹ کئے ہیں-

○ سندھ کے گورنر مسٹر کمال اظفر نے کہا ہے کہ ہم دہشت گردوں کو انٹرپول کے ذریعے جلد گرفتار کر لیں گے- بندوق کی زبان استعمال کرنے والوں سے مذاکرات نہیں ہو سکتے-

○ لاہور ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ محکمہ تعلیم میں اگست ۱۹۹۳ء کے بعد سے کی گئی تقرریاں غیر قانونی ہیں- سپریم کورٹ پہلے ہی تقرریوں میں ارکان اسمبلی کا کوٹہ غیر قانونی قرار دے چکی ہے- انٹرویو کے نمبر دینا امتیازی سلوک کے مترادف ہو سکتا ہے' تقرری کے لئے وزیر تعلیم کے این او سی کو لازمی قرار دینے والا حکم بھی ہائی کورٹ نے غیر قانونی قرار دے دیا-

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ملک میں کوئی سیاسی عدم استحکام نہیں ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے خلاف کارروائیاں اسی طرح جاری رہیں تو قوم کا بچہ بچہ ان کے شانہ بشانہ جدوجہد کرے گا- انہوں نے وزیر اعظم کو چیلنج کیا کہ وہ کراچی میں مجھ سے الیکشن لڑ لیں- انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے ایم کیو ایم کو الیکشن لڑنے کا چیلنج دیا تھا اور کہا تھا کہ وہاں مسلم لیگ کی کیا حیثیت ہے- میں کراچی سے اپنی تین سیٹیں خالی کرتا ہوں اب بے نظیر ان پر میرا مقابلہ کر لیں انہیں حیثیت کا پتہ چل جائے گا- انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایم کیو ایم کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں-

○ سرحد اسمبلی کے رکن منصف جدون نے اپنی سیٹ تبدیل کر لی- اور اب وہ حکومت کی طرف بیٹھا کریں گے-

○ پیپلز پارٹی کے وزراء پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو پر ایک میٹنگ میں برس پڑے انہوں نے کہا کہ آپ وزیر اعلیٰ ہی رہیں- صوبے سے باہر نکل کر مرکزی معاملات میں مداخلت نہ کریں- ایم کیو ایم کے بارے میں آپ کا موقف سرکاری موقف کے برعکس ہے- پیپلز پارٹی کے وزراء کا لب ولہجہ دیکھ کر وزیر اعلیٰ حیرت زدہ رہ گئے-

○ دہلی میں پاکستان ہائی کمیشن کی گاڑی آتشزدگی سے تباہ ہو گئی- کمیشن کی عمارت میں سرکاری گاڑی کو سٹارٹ کرنے کے لئے ڈرائیور کے چابی گھماتے ہی شعلے بلند ہو گئے-

○ پی آئی اے کے ملازمین کے اغوا میں ملوث ڈاکو نے نوڈیرو کو تباہ کرنے کی دھمکی دی ہے- یاد رہے کہ نوڈیرو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا آبائی گاؤں ہے- ڈاکو نے کہا ہے کہ پی آئی اے کے ملازمین کے اغوا کے کیس میں اس کی بیوی اور ساس کو جو گرفتار کیا گیا ہے ان کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے-

○ بگٹی قبائل کے زعماء نے ایک پریس کانفرنس میں الزام لگایا ہے کہ فرنٹیئر کور نے ڈیرہ بگٹی میں درجنوں گھروں کو نذر آتش کر دیا ہے اور صوبائی حکومت خاموش ہو کر وفاقی حکومت کے ظلم برداشت کر رہی ہے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنی پارٹی اور پارٹی کے وزراء کو ہدایت کی ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے خوشگوار تعلقات قائم کریں- حلیف جماعت مسلم لیگ (ج) سے شکایات مذاکرات کے ذریعے دور کی جائیں-

○ مختلف پولیس افسران نے مشورہ دیا ہے کہ کراچی کی ساری پولیس کو تبدیل کر کے وہاں نئی فورس بھیجی جائے- پولیس والے دہشت گردوں کو مخبری کر دیتے ہیں جس سے دہشت گرد بچ نکلتے ہیں- پولیس اور قانون نافذ کرنے والے افراد کو دہشت گردی میں ملوث افراد کا علم ہے- ایسا ڈیتھ سکواڈ بنایا جائے جو دہشت گردوں کو مار ڈالے-

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ ٹیسٹ کیس کے طور پر نواز شریف- الطاف حسین سے کشمیر ڈیکلریشن پر دستخط کروالیں-

اعلان تعطیل

مورخہ ۸- جون بروز جمعرات کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی- لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا- ایجنٹ حضرات اور قارئین کرام مطلع رہیں-

(مینیجر)

برقعے ٹریل جارجٹ
نیز ہر قسم کے جاپانی سوٹوں کیلئے
بازار سے انتہائی کم نرخوں پر
رابطہ
اکبر احمد 4/32 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
5 تا 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خورشید ہیئر آئل
اب اپنی لیبارٹری میں کشید کردہ ۱۰۰٪ خالص روغن سرسوں' روغن بادام' روغن کدو اور روغن خشخاس کے ساتھ۔
خشکی سکری دور کرتا ہے۔ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بہترین ٹانک ہے۔ بذریعہ ڈاک بھی منگوایا جاسکتا ہے۔ قیمت 60/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے- ۴۰ گرام ۵۰ روپے- ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ- گول بازار' ربوہ
فون نمبر: 04524-212424 فیکس: 534

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی' پیٹ درد' کھٹے ڈکار' بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں، بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد' درد گردہ' انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا- ریح- ہوا کا بکثرت خارج ہونا- ڈکار' اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن' تیزابیت' خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان' جلد' آنکھوں اور پیشاب کی زردی' جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر' زخم' معدہ کے منہ پر درم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہوگا- جس سے جلد تر شفا کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-
کیور یٹو انٹرنیشنل- ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

تقدیمی • اوّلین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

پیسہ